
#217

آیات نمبر 58 تا 68 میں قحط کے زمانے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا غلہ کی تلاش میں مصر آنا اور دربار میں پیش ہونا۔ واپسی پر انہیں ہدایت کہ اگلی دفعہ اپنے آخری بھائی کو بھی ساتھ لائیں۔

وَ جَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ پھر قحط کے زمانے میں یوسف علیہ السلام کے بھائی مصر آئے اور وہ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو یوسف علیہ السلام نے انہیں پہچان لیا لیکن وہ یوسف علیہ السلام کو نہ پہچان سکے ﴿۵۸﴾ وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ج جب یوسف علیہ السلام نے روانگی کے وقت ان کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ آئندہ اپنے سوتیلے بھائی کو بھی ساتھ لانا اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَ اَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ناپ کر پورا دیتا ہوں اور میں بہترین مہمان نواز بھی ہوں ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ پھر اگر آئندہ تم اس بھائی کو لے کر نہ آئے تو تمہیں غلّہ نہیں ملے گا اور نہ ہی تم میرے پاس آنا ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے باپ کو اس بات پر آمادہ کرنے کی پوری کوشش کریں گے اور ہمیں امید ہے کہ ہم یہ کام کر لیں گے ﴿۶۱﴾ وَ قَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ اور یوسف نے اپنے خدمتگاروں کو حکم دیا کہ ان لوگوں نے غلے کے عوض جو مال دیا ہے وہ ان ہی کے اسباب میں واپس رکھ دو تا کہ جب یہ اپنے اہل و عیال میں واپس پہنچیں تو اس کو پہچان لیں اور شاید اس سے متاثر ہو کر دوبارہ واپس آئیں ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا

رَجَعُوۡۤا اِلٰۤی اَبِیۡهِمۡ قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الۡكَیۡلُ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكۡتَلۡ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ پھر جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس پہنچے تو کہنے لگے کہ ابا جان! آئندہ ہمیں غلہ دینے سے انکار کر دیا گیا ہے، لہذا آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے تاکہ ہم دوبارہ غلہ لا سکیں اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلۡ اٰمَنُكُمۡ عَلَیۡهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنۡتُكُمۡ عَلٰۤی اَخِیۡهِ مِنۡ قَبۡلُ ؕ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں اس کے بارے میں بھی تم پر اسی طرح اعتبار کر لوں جیسے اس سے پہلے اس کے بھائی یوسف علیہ السلام کے بارے میں تم پر اعتبار کر چکا ہوں؟ فَاللّٰهُ خَیۡرٌ حٰفِظًا ۪ وَّ هُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ پس اللہ ہی بہترین حفاظت فرمانے والا ہے اور وہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے ﴿۶۴﴾ وَ لَمَّا فَتَحُوۡا مَتَاعَهُمۡ وَجَدُوۡا بِضَاعَتَهُمۡ رُدَّتۡ اِلَیۡهِمۡ ؕ پھر جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کا وہ مال جو انہوں نے غلہ خریدنے کے لئے دیا تھا انہیں واپس کر دیا گیا ہے قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مَا نَبۡغِیۡ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتۡ اِلَیۡنَا ۚ اس مال کو دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ابا جان! ہمیں اور کیا چاہئے یہ ہمارے غلہ کی قیمت بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے وَ نَمِیۡرُ اَهۡلَنَا وَ نَحۡفَظُ اَخَانَا وَ نَزۡدَادُ كَیۡلَ بَعِیۡرٍ ؕ اب ہم اپنے اہل عیال کے لئے دوبارہ غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی پوری حفاظت کریں گے اور اس بھائی کے حصہ کا مزید ایک اونٹ کا غلہ لائیں گے ذٰلِكَ كَیۡلٌ یَّسِیۡرٌ یہ غلہ جو ہم اب لائے ہیں وہ بہت تھوڑا ہے ﴿۶۵﴾ قَالَ لَنۡ اُرۡسِلَهٗ مَعَكُمۡ حَتّٰی تُؤۡتُوۡنِ مَوۡثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاۡتُنَّنِیۡ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ یُّحَاطَ بِكُمۡ ۚ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیج سکتا جب تک تم اللہ کی قسم کھا

کر مجھ سے پختہ وعدہ نہ کرو کہ تم اسے ضرور میرے پاس واپس لے آؤ گے سوائے یہ کہ تم
گھیر لئے جاؤ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ پھر جب انہوں
نے اپنا پختہ قول دے دیا تو یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ ہمارے اس عہد و پیمان پر اللہ
نگہبان ہے ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ
مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ اور باپ نے چلتے وقت ان سے کہا کہ اے میرے بیٹو! تم سب کے سب شہر
کے ایک دروازے سے داخل مت ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا وَمَآ اُغْنِيْ
عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ لیکن میں اللہ کی مشیئت سے تمہیں ذرہ بھر بھی نہیں بچا
سکتا اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ حکم تو
بس اللہ ہی کا چلتا ہے میں نے اسی پر توکل کیا ہے، اور سب توکل کرنے والوں کو اللہ ہی پر
توکل کرنا چاہئے ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ پھر جب وہ شہر میں
اسی طریقہ سے داخل ہوئے جس طرح باپ نے حکم دیا تھا مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ
اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ تو یہ احتیاطی تدبیر بھی انہیں
اللہ کی مشیئت سے بچا نہ سکتی تھی یہ تو محض یعقوب علیہ السلام کے دل کی ایک خواہش تھی
جسے اس نے پورا کیا تھا وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ بلاشبہ یعقوب علیہ السلام بڑے صاحب علم تھے کیونکہ ہم نے انہیں علم سے
نوازا تھا لیکن اکثر لوگ اس بات کی حقیقت کو نہیں جانتے ﴿٦٨﴾ رکوع [٨]